

کہنا شروع کر دیا ہے۔ آپ اسے جائز نہیں سمجھتے تو نہ سہی۔

پوری غزل خصوصیت سے آخری اشعار میں میرزا نے قادر الکلامی کے جوہر دکھائے ہیں، ان کی مثال مشکل سے ملے گی۔

۱۴۔ شرح : ہم اور آپ آسمان کو فلک پیر یعنی بوڑھا آسمان کہہ رہے ہیں۔ وہی غالب جیسے عاجز فقیر کا پُرانا سہارا ہے۔

یہ غزل مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے نواب سعید الدین احمد خاں طالب کی بیاض سے حاصل کر کے "البلبل" کلکتہ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۱۴ء میں شائع کی تھی، پھر یہ "ہمدرد" دہلی میں شائع ہوئی۔



تمہید :- میں ہوں مشتاقِ جفا، مجھ پہ جفا اور سہی

تم ہو بیداد سے خوش، اس سے سوا اور سہی
غیر کی مرگ کا غم کس لیے، اے غیرتِ ماہ

ہیں ہوس پیشہ بہت، وہ نہ ہوا، اور سہی
تم ہو بُت، پھر تمہیں پندارِ خدائی کیوں ہے

تم خداوند ہی کہلاؤ، خدا اور سہی
حُسن میں حُور سے بڑھ کر نہیں ہونے کے کبھی

آپ کا شیوہ و انداز و ادا اور سہی
تیرے کوچے کا ہے مائلِ دل مضطر میرا

دیوان ۱۸۶۵ء کے بعد لکھی گئی تھی۔ یہ اس لیے دیوان میں شامل نہ ہو سکی کہ میرزا کا کوئی دیوان ۱۸۶۵ء کے بعد لکھی گئی تھی۔ یہ اس لیے